بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خبر ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | ہفتہ ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ۔ یکم تبوک ۱۳۶۳ ہش ۔ یکم ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۰۱

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۔ ۳۰ ظہور / اگست ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

بوجہ ضعف طبیعت زیادہ ناساز ہے بلڈ پریشر بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ کے پیاروں پر اس لئے آفات آتی ہیں تا کہ ان کا مؤید من اللہ ہونا ثابت ہو

اُن پر آنے والی مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ تا اُن کی کرامت دُنیا پر ظاہر کرے

اللہ کے اولیا کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے، یا ان کی اولاد کو ذبح کیا جائے یا انہیں آگ میں ڈالا جائے تب بھی وہ اپنے خدا کو نہیں چھوڑتے

"صرف اِس حالت میں کسی کو مُلہم مِن اللہ کہہ سکتے ہیں جبکہ وہ درحقیقت خُدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اپنی رضامندی چھوڑ دیتا ہے اور اُس کے پُورے خوش کرنے کے لئے ایک تلخ موت اپنے لئے اختیار کر لیتا ہے اور اُس کو سب چیز پر مُقدّم کر لیتا ہے اور خُدا تعالیٰ اُس کے دل کی طرف دیکھتا ہے تو اُس کو تمام دُنیا سے الگ اور اپنی رضا میں محو پاتا ہے اور سچ مچ ہر ایک ذرّہ اُس کے وجُود کا خُدا تعالیٰ کے راہ میں قربان ہو جاتا ہے اور اگر امتحان کیا جاوے تو کوئی چیز اُس کو خُدا تعالیٰ سے نہیں روک سکتی، نہ دَولت نہ مال نہ زَن نہ فرزند نہ آبرُو بلکہ وہ درحقیقت اپنی ہستی کا نقش مٹا دیتا ہے اور خُدا تعالیٰ کی ایسی محبّت اُس پر غالب آجاتی ہے کہ اگر اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے یا اُس کی اَولاد کو ذبح کیا جاوے یا اُس کو آگ میں ڈالا جاوے اور ہر ایک تلخی اُس پر وارد کی جائے تب بھی وہ اپنے خُدا کو نہیں چھوڑتا اور مُصیبت کے کسی حملہ سے وہ اپنے خُدا سے الگ نہیں ہوتا اور صادق اور وفادار ہوتا ہے اور تمام دُنیا اور دُنیا کے بادشاہوں کو ایک مُردہ کیڑے کی طرح سمجھتا ہے اور اگر اُس کو یہ بھی سُنایا جائے کہ تو جہنّم میں داخل ہو گا تب بھی وہ اپنے محبُوبِ حقیقی کا دامن نہیں چھوڑتا کیونکہ محبّتِ الٰہی اُس کا بہشت ہو جاتا ہے اور وہ خُود نہیں سمجھ سکتا کہ مجھ کو خُدا سے کیوں ایسا تعلّق ہے کیونکہ کوئی نامُرادی اور کوئی امتحان اِس تعلّق کو کم نہیں کر سکتا۔ پس اِس حالت میں کہہ سکتے ہیں کہ وہ خُدا سے نزدیک ہے نہ شیطان سے۔ ایسے لوگ اولیاء الرّحمٰن ہیں اور خُدا اُن سے محبّت کرتا ہے اور وہ خُدا سے اور اُنہیں پر خُدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے اور وہ لوگ اِنّ عبادی لیس لک علیھم سلطان میں داخل ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۰)

"اور جو لوگ اپنے ربّ کے نزدیک صادق ہیں اللہ اُن کی باگ دُنیا سے پھیر لیتا ہے اور اُن کے دل اپنی طرف مائل کر لیتا ہے پس وہ اُس کے لئے مصیبت کے دن اختیار کرتے ہیں اور سختی کی موت۔ پس وہ اُس کو ظاہر اور پوشیدہ سب دے دیتے ہیں اور (باقی صفحہ ۸ پر)

میرا خدا ایک دن بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا

حضرت مسیح موعود (اللہ کی سلامتی آپ پر ہو) فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اس زمانہ میں میں جوان تھا۔ اب میں بوڑھا ہوا اور ستّر سال کے قریب عمر پہنچ گئی اور اس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گزر گئے مگر میرا خدا ایک دن بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا اس نے اپنی پیشین گوئیوں کے مطابق ایک دنیا کو میری طرف جھکا دیا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

● خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر (کراچی) علاج کی غرض سے انگلستان گئی ہوئی ہیں۔ جگر کی خرابی تشخیص ہوئی ہے تا حال افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے معجزانہ طور پر خاکسار کی ہمشیرہ کو صحت عطا فرمائے اور نیکیوں سے بھرپور لمبی عمر سے نوازے (آمین)

عزیزم سلیمان احمد طاہر اپنی والدہ کے ساتھ گئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(نسیم سیفی)

● ڈھاکہ سے اطلاع ہے کہ میری والدہ محترمہ شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص نورِ ہدایت سے نوازے (جزاکم اللہ خیراً)

(محمد امداد الرحمٰن صدیقی (مربی سلسلہ)

● میرے بھائی سید برکات احمد صاحب کا ۶ اگست کو کینسر سنٹر نیویارک میں آپریشن ہوا لیکن کینسر بہت پھیل چکا ہے اس لئے شفا نہیں نکالا اور آپریشن جلد ختم کر دیا۔ چھ ماہ کے لئے کیموتھراپی یعنی بجلی کی خاص شعاعوں سے علاج تجویز کیا گیا ہے۔ بظاہر شفاء بہت مشکل نظر آتی ہے لیکن شافیٔ مطلق خدا تعالیٰ کے لئے تو کوئی مشکل نہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اپنے اس بھائی کی شفا کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں کہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پبلشر:۔ مسعود ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

یکم تبوک ۱۳۶۳ ہش

خدا کی ہو کر زندگی بسر کرنے والی برگزیدہ قوم

اللہ تعالیٰ نے اس امر کا مختلف پیرایہ میں بار بار ذکر کیا ہے کہ زمین اور آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ یعنی اسی نے انہیں پیدا کیا ہے اور وہی ان کا مالک ہے۔ اس مفہوم کی بہت سی آیات میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (یونس آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ سنو! جو کچھ آسمانوں اور زمین میں (پایا جاتا) ہے وہ سب (کا سب) یقیناً اللہ ہی کا ہے۔

(۲) وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (المنٰفقون آیت ۸)

ترجمہ:۔ اور آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں۔

(۳) وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (الفتح آیت ۸)

ترجمہ:۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

(۴) وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ (ھود آیت ۱۲۴)

ترجمہ:۔ اور آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ کو حاصل ہے اور تمام باتیں (انجام کے لحاظ سے) آخر اسی کی طرف لوٹ کر جاتی ہیں۔

اس مفہوم کی بہت سے آیات میں سے ہم نے یہ چار آیات بطور مثال یہاں درج کی ہیں۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ پوری کائنات جس کا ایک چھوٹا سا حصہ ہماری یہ زمین بھی ہے اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے۔ اس کائنات میں پائی جانے والی ہر چیز الغرض اس کا ذرہ ذرہ اسی نے پیدا کیا ہے اور وہی اس کا مالک ہے اسی نے اس کائنات میں عجیب و غریب قوتیں رکھی ہیں اور اسے ایک محکم و بلیغ نظام میں اسی نے باندھا ہوا ہے۔ چونکہ وہ اس پوری کائنات اور اس میں جاری و ساری نظام کا خالق و مالک ہے اس لئے اس کائنات کا ایک ایک ذرہ اس کا تابع فرمان ہے۔ ہر ذرہ کا وجود اسی سے ہے اور وہ اس کا حکم بجالانے میں ہمہ تن مصروف ہے اس کی مجال نہیں ہے کہ وہ اس کے مقررہ نظام سے سرتابی کر سکے۔ اسی لئے یہ کائنات اسی کے حکم سے قائم و دائم چلی آرہی ہے۔

جس طرح یہ کائنات اس کی ہر شے بلکہ اس کا ذرہ ذرہ خدا ہی کا پیدا کردہ ہے اور وہی اس کا مالک ہے اسی طرح انسان بھی اسی کی تخلیق ہے اور وہی اس کا مالک ہے۔ اسی نے انسان کو اپنی ذات میں ایک کائنات بنایا ہے اور اسے بہت سی طاقتیں اور صلاحیتیں ودیعت کی ہیں۔ اس لحاظ سے انسان کی پیدائش کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اسی کا بن کر رہے اور اس کا اسی طرح تابع فرمان ہو جس طرح اس کائنات ارضی و سماوی کا ذرہ ذرہ اس کا تابع فرمان ہے۔ فرق یہ ہے کہ کائنات کی ہر شے اپنی خلقت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم بجالانے کی پابند ہے جو نظام اس نے اس کے لئے وضع کیا ہے اور جو کام اس کے سپرد کیا جائے وہ اس کی پابند ہے اس سے سرمو انحراف اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس کا بندہ بن کر رہے اور اس کے انعامات کا مورد بنے اور اگر چاہے تو شیطان کی غلامی اختیار کر کے اپنے آپ کو راندۂ درگاہ بنالے اور اس طرح اس کی رحمت سے دور ہو کر اس کے عذاب کا نشانہ بنے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان خدا کا ہو کر کس طرح زندگی بسر کر سکتا اور اس کے انعامات کا مورد بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ظاہر ہے یہی ہے کہ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (البقرہ آیت ۲۰۹) کی رو سے اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام بجالانے اور اطاعت کا کامل نمونہ دکھانے سے وہ یہ مقام حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اطاعت کا اعلیٰ نمونہ انسان اس وقت تک نہیں دکھا سکتا جب تک وہ اپنے نفس پر موت وارد کر کے اپنی مرضی کو اسی کی مرضی کے تابع نہ کر دے۔ اس کی اپنی کوئی مرضی اور ارادہ نہ رہے بلکہ خدا کی مرضی اس کی مرضی اور خدا کا ارادہ اس کا ارادہ بن جائے۔ اسی کا نام ہمہ تن خدا کا ہو رہنا ہے۔ جب انسان ان معنوں میں خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر خدا اپنے ایسے بندے کو اپنے ایسے تفضلات اور انعامات سے سرفراز فرماتا ہے کہ پوری کائنات کو اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے ہمیں خدا کا ہو کر زندگی بسر کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں تو تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اسکی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائینگے"

(الوصیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ان صفات و برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنی کوشش اپنی جدوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچائیں اور جو منصوبہ قرآن مجید کو سیکھنے سکھانے کا جماعت میں جاری کیا گیا اس سے غفلت نہ برتیں۔

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء)

غلبۂ دین حق کیلئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم سیکھیں اور اس کا عرفان حاصل کریں اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے وقف عارضی کی مبارک تحریک کو جاری کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اشاعت علوم قرآن کو سہل کر دیا اور ہر قسم کی سہولتیں ہمارے لئے مہیا کر دیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے پھر قرآن مجید کا عرفان حاصل کیا اور اس کی قدر اپنے دلوں میں پیدا کی اور احمدیت کی طرف منسوب ہونے والوں نے یہ عہد کیا کہ ہم اپنے رب کے لئے اپنی ساری زندگیوں کو اپنے سارے اموال کو بلکہ اپنا جو کچھ بھی ہے اسے قربان کر دیں گے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جو کچھ ہم سے مانگا جائیگا ہم دیتے چلے جائیں گے۔ اشاعت قرآن کی راہ میں اس ایثار اور قربانی سے پہلے کہ جس کا ہر احمدی نے عہد کیا ہے ضروری کام بھی بڑے شوق سے کر رہے ہیں۔ یہ بیگار نہیں کاٹ رہے بلکہ ۲۴ گھنٹے کام کر رہے ہیں۔" (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء)۔

(جاری ہے)

— (بقیہ اخبار احمدیہ) —

خدا تعالیٰ انہیں صحت کیساتھ مقبول خدمت دین والی عمر عنایت کرے۔ آمین۔ (سیدہ نسیم سعید راولپنڈی)

میرے خسر مکرم چوہدری خان محمد صاحب آف چک ۱۸۷ ج.ر ضلع بہاولنگر بندش پیشاب کے عارضے سے بیمار ہیں پاپریشن تجویز کیا گیا ہے۔ علاج کے لئے حیدر آباد کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پاپا عثمان ایس ہون (مرحوم)

گھانا (مغربی افریقہ) کے ایک بزرگ احمدی

مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب استاذ احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پونڈ

ان سطور کے ذریعہ احباب جماعت کے سامنے خاکسار گھانا کے ایک نہایت ہی پرانے اور مخلص مربی سلسلہ پاپا عثمان ایس ہون کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے۔ انھوں نے گزشتہ سال کے اواخر میں وفات پائی اور جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے امیر و مشنری انچارج مکرم و محترم عبدالوہاب بن آدم خود اکرہ سے سالٹ پونڈ ان کے جنازہ پر تشریف لائے چنانچہ آپ کی اقتدا میں احباب جماعت نے ان کا جنازہ پڑھا اور احمدیہ قبرستان سالٹ پونڈ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

تدفین سے قبل ایک مختصر تقریب میں امیر صاحب محترم اور ہمارے ایک دوسرے دوست نے پاپا عثمان ایس ہون کے متعلق مختصر طور پر بتایا کہ کس طرح انھیں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے خاکسار مختصر طور پر اس افریقن بھائی کے حالات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر دین حق کی نمایاں اور لمبی خدمت بطور ایک افریقن احمدی مربی سلسلہ کے کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ تاکہ جہاں یہ تذکرہ احباب کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو وہاں وہ اپنے بھائی کی روح کی ترقی منازل کے لئے بھی دعا کریں۔ عم

"خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

پاپا عثمان ایس ہون PAPA USMAN ESHUN کی وفات ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قرآنی ارشاد وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کی مصداق ۸۸ سال کی تھی۔ آپ گھانا کے سنٹرل ریجن کے ایک گاؤں جس کا نام ایکومفی اکوتسی EKUMFI AKOTSI ہے کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۲۱ء میں گھانا کے پہلے احمدی مربی سلسلہ اور حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے خوش نصیب بزرگ مولانا عبدالرحیم نیّر کے وقت احمدی ہوئے۔ دوسرے احمدی مرکزی مربی سلسلہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب حکیم کے ماتحت ۱۹۲۲ء میں آپ نے تعلیم و تربیت حاصل کی اور مولانا نذیر احمد علی صاحب کے زمانہ میں آپ نے باقاعدہ احمدی مربی کی حیثیت سے خدمت دین حق کا کام شروع کیا۔ آپ کو اگونا ابودوم AGONA ABODOM جو کہ سنٹرل ریجن کا ایک سرکٹ ہے۔ میں ۱۹۳۶ء میں متعین کیا گیا۔ آپ ۱۹۳۶ء سے لے کر ۱۹۶۷ء تک یعنی پورے ۳۱ سال تک نہایت کامیابی سے اس سرکٹ اور اسی طرح دوسرے سرکٹوں میں جہاں آپ کو متعین کیا جاتا رہا۔ تربیت کا کام کرتے رہے۔ ۱۹۶۷ء میں بڑھاپے کی وجہ سے آپ اپنے اس عظیم عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ سالٹ پونڈ چونکہ عرصہ دراز تک جماعت ہائے احمدیہ گھانا کا مرکز رہا ہے اس لئے اس شہر کے ساتھ اس دیرینہ تعلق کی وجہ سے آپ نے اپنی بقیہ عمر یہیں گزار دی۔

آپ کے زمانہ خدمت دین کے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر یہاں بے جا نہ ہوگا۔ سنٹرل ریجن کے انچارج مرکزی مربی سلسلہ مکرم و محترم مولوی محمد یوسف یاسین صاحب حال متعین سالٹ پونڈ نے مجھے بتایا کہ مرحوم نے خود ان سے ایک دفعہ ذکر کیا کہ ایک دفعہ مولانا فضل الرحمان صاحب حکیم نے جماعت کے بعض دوستوں کے ساتھ مجھے بھی تربیت کی غرض سے ایک جگہ جانے کا ارشاد فرمایا۔ مکرم مولانا موصوف کو جب یہ پتہ چلا کہ ان دوستوں کے ساتھ میں نہیں گیا تو اس پر آپ نے مجھے بلا کر استفسار فرمایا۔ میں نے کہا کہ میں بیماری کی وجہ سے نہیں جا سکا۔ اس پر حکیم صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہ تو آپ کے لئے بہت ہی اچھا موقع تھا۔ اگر اس بیماری کی وجہ سے آپ وہاں فوت ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنت کے حقدار ٹھہرتے۔ اس کے بعد آپ نے مجھے بطور تنبیہ کے ایک شلنگ جرمانہ ادا کرنے کیلئے کہا۔ مکرم برادرم مولوی محمد یوسف صاحب یاسین فرماتے ہیں کہ پاپا عثمان نے یہاں پہنچ کر بتایا کہ خدا کی قسم اس وقت میرے پاس صرف ایک شلنگ ہی تھا لیکن وہی میں نے جرمانہ کے طور پر ادا کر دیا۔ اس کے بعد مولانا حکیم صاحب مرحوم نے کچھ دنوں کے بعد حکم دیا کہ تجھے پانچ شلنگ دینے جائیں۔ خدا کے مسیح اور مہدی کے دامن سے وابستگی سے مشرف ہونے والے مربیان سلسلہ کی یہ باتیں بھی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ محبت کی چاشنی کا ایک حسین امتزاج پیش کرتی ہیں کہ جس کی مثال کہیں ڈھونڈنے سے نہیں مل سکتی۔

خاکسار جب جون ۱۹۸۳ء میں احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پاؤنڈ میں استاذ کی حیثیت سے متعین ہو کر پہنچا تو ہمارے کالج کے پرنسپل مکرم و محترم عبدالرزاق صاحب بٹ نے مجھے فرمایا کہ یہاں ایک ہمارے پرانے بزرگ ہیں جن سے ملنے کے لئے ہم چلیں گے۔ چنانچہ میری یہ خوش قسمتی ہے کہ ان کی زندگی میں ملاقات کرنے اور ان کی ایمان افروز باتیں سننے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مہیا فرمایا۔

پاپا عثمان اور ان جیسے دوسرے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آج گھانا میں بیسیوں احمدی مربیان سلسلہ دن رات دین حق کی خدمت میں مصروف ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں خارق عادت برکت ڈالے اور احمدیت کے ذریعہ یہ عیسائی ملک بھی جلد حق کی آغوش میں آ جائے۔ آمین۔

درخواستِ ہائے دُعا

- خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم کریم اللہ ابن چوہدری عنایت اللہ کے دل کا آپریشن سی ایم ایچ راولپنڈی میں ستمبر میں ہوگا۔ آج کل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ (نعیم اللہ۔ کارکن دارالضیافت)
- میرا بھتیجا عزیزم شاہد محمود ایک ہفتہ سے بیمار ہے (منیر احمد پشاوری دارالعلوم جنوبی ربوہ)
- میری والدہ رسول بی بی صاحبہ آف کراچی مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی اہلیہ اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں اور عزیزہ ربیعہ خالدہ کو دونوں کانوں میں تکلیف ہے۔ (نعمت اللہ جعفری۔ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)
- میرے والد مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بعض مقدمات کی وجہ سے مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں (مبارکہ اعظم۔ سمبڑیال)
- میرے والد مکرم چوہدری فضل دین صاحب (فضل شاپ) کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے (منصور احمد شہزاد۔ گولبازار ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قراردادِ تعزیت بر وفات حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ایک اجلاس مورخہ ۲۷ر اگست منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس ہوئی۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی وفات مورخہ (۲۴ر اگست ۱۹۸۴ء) پر گہرے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہو ہونے کے ناطے ایک نہایت بلند اور ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی پہلی بیگم محترمہ مہرالنساء صاحبہ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی ولادت ۱۹ر مئی ۱۸۹۳ء کو ہوئی۔ "خواتین مبارکہ" والے الہام کے ماتحت آپ خاندانِ حضرت مسیح موعود میں شامل ہوئیں حضرت مسیح موعود نے اپنے صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ آپ کا رشتہ تجویز فرمایا ۱۵ر نومبر ۱۹۰۶ء کو حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل نے حضرت مسیح موعود کی موجودگی میں آپ کا خطبہ نکاح پڑھا۔ شادی کی تقریب ۹ر مئی ۱۹۰۹ء کو عمل میں آئی۔

حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ نہایت درجہ نیک اور خدا تعالیٰ کی یاد میں محو رہنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کی ذات بہت سے اعلیٰ اوصاف کی حامل تھی۔ نہایت کم گو۔ متقی۔ نفاست پسند۔ صابرہ سلیقہ شعار اور منکسر المزاج خاتون تھیں۔ ملازموں سے نہایت ہمدردی اور شفقت سے پیش آتی تھیں۔ آپ کا نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ خلفاء احمدیت کا انتہائی احترام کرنے والی تھیں۔

مرحومہ موصوفہ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بیٹوں میں مکرم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان مکرم محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء اور مکرم محترم صاحبزادہ کرنل (ریٹائرڈ) مرزا داؤد احمد صاحب شامل ہیں۔

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ سیدہ مرحومہ کو اپنے خاص فضل سے نوازتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کو آپ کی جملہ خوبیوں کا وارث بنائے آمین۔

(اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے نعم البدل

مکرم و محترم مرزا وقار احمد صاحب چک نمبر ۱۱۶۵ ای۔ بی شہزادے والا کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ر اگست کو پہلا بیٹا عطا فرمایا تھا جو کہ بقضائے الٰہی ۲۳ر اگست کو رات ۲ بجے وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ بچہ مکرم و محترم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب آف پتوکی کا نواسہ اور مکرم و محترم مرزا اسحاق بیگ صاحب کا پوتا تھا۔

احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل سے نوازے۔ (رانا مبارک احمد اقبال ٹاؤن لاہور)

اعلان برائے لجنات بابت چندہ جات

لجنہ کا مالی سال ستمبر ۱۹۸۴ء میں ختم ہو رہا ہے۔ اس لیے تمام لجنات اپنے اس سال کے لازمی چندہ جات یعنی ممبری لجنہ اجتماع لجنہ خدمتِ خلق، ممبری نامرات۔ اجتماع نامرات ۱۵ر ستمبر تک بھجوا دیں۔ تاکہ ان رقوم کو اس سال کے حساب میں شمار کیا جا سکے۔ تمام صدر صاحبات اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلد از جلد اپنے بقایا جات بھجوانے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میری دو لڑکیوں عزیزہ امۃ السلام سمیع اور امۃ المصور سمیع نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کا سالانہ امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا ہے۔ امۃ السلام سمیع اور امۃ المصور مولانا ابوالعطاء صاحب کی نواسیاں اور بابو عبدالغنی صاحب مرحوم کی پوتیاں ہیں اور اب ہاؤس جاب سروسز ہسپتال لاہور میں کر رہی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش بنائے۔ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین

(ڈاکٹر عبدالسمیع نشتر میڈیکل کالج ملتان)

پتے درکار ہیں!

(۱) کریمن صاحبہ زوجہ محمد صدیق صاحب سابقہ پتہ محمود پور ضلع کرنال (ہندوستان) 10032

(۲) بشیراں بی بی صاحبہ زوجہ برکت قوم راجپوت 10057، سابقہ پتہ: قادیان محلہ دارالعلوم (ہندوستان)

(۳) روڑی صاحبہ زوجہ مستری شیر محمد صاحب 10059 سابقہ پتہ بھنگوال ضلع گورداسپور (ہندوستان)

(۴) صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد اکرم خان صاحب جٹ وصیت 10076 سابقہ پتہ چک ۱۱۷ چھور نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

(۵) نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ پیر سلطان احمد صاحب 10045 سابقہ پتہ مظفر گڑھ

(۶) محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ زوجہ شیخ رحمت اللہ صاحب وصیت 2955 ساکن قادیان۔

(۷) مکرم عبداللہ صاحب ولد مکرم بخش صاحب وصیت 3036 ساکن تابھ سٹیٹ ضلع نابھہ

(۸) محترمہ جیواں بیگم صاحبہ بنت چوہدری نہالا خان صاحب وصیت 3045 ساکن موضع ملا ضلع سیالکوٹ۔

(۹) محترمہ امۃ الحمید عرف بی بی رانی صاحبہ زوجہ حاجی اللہ بخش صاحب وصیت 3074 ساکن بستی حمیا والی ضلع فیروزپور

(۱۰) محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب وصیت 3090 ساکن چاربار خلیج فارس

(۱۱) حفیظن بی بی صاحبہ بیوہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب وصیت 3106 ساکن جالندھر شہر۔

(۱۲) مکرم عجیب گل صاحب ولد غلام محمد صاحب وصیت 3217 ساکن آریوب ضلع حاجی چمکنی

(۱۳) مکرم ملک محمد اکبر صاحب ولد ملک مراد شاہ صاحب وصیت 3243 ساکن ترنگ زئی ضلع پشاور

(۱۴) مکرم ملک سعداللہ صاحب ولد ملک مراد شاہ صاحب " 3244 " " "

(۱۵) محترمہ صوفیہ خانم صاحبہ زوجہ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی وصیت 3259 ساکن قادیان۔

(۱۶) محترمہ احمدی بی بی صاحبہ زوجہ احمد جی صاحب وصیت 3359 ساکن واتہ ضلع ہزارہ

اگر کسی دوست کو ان موصیان و موصیات کا علم ہو یا وہ خود اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان

موسم شجرکاری کا شروع ہو چکا ہے۔ تمام ناظمین اضلاع و زعماء کرام مجالس انصاراللہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا انتظام فرمائیں۔ اس سے قوم و ملت کی معیشت مضبوط ہوگی۔

(قائد اعلیٰ انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناظمین اطفال / ۱۴ تا ۲۱ ستمبر "ہفتۂ تربیت" منائیں! (سیکرٹری تربیت اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کی اہمیت

قسط ۲

(مکرم نصیر الدین صاحب بھٹی - مربی سلسلہ)

قرآنی علوم انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں ہر میدان میں اعلیٰ درجہ کمال تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ زمانے کی ضرورت کے مطابق کھلتے ہیں اور وہ علوم جن کی ضرورت نہیں وہ چھپے ہوئے ہیں اور اپنے وقت پر اللہ تعالیٰ ان کا انکشاف کر دے گا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

"قرآن کریم کے دقائق و معارف و حقائق بھی زمانے کی ضرورت کے موافق ہی کھلتے ہیں مثلاً جس زمانے میں ہم ہیں۔ اور جن معارف فرقانیہ کے بمقابل دجالی فرقوں کے ہمیں اس وقت ضرورت آپڑی۔ وہ ضرورت ان لوگوں کو نہیں تھی۔ جنہوں نے اُن دجالی فرقوں کا زمانہ نہیں پایا۔ سو وہ باتیں ان پر مخفی رہیں اور ہم پر کھولی گئیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۴۹)

آجکل فلسفہ اور علوم جدیدہ کا دور دورہ ہے اس سے مغلوب ہو کر ایک حقیقی مومن کو احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"جس قدر معارف و دقائق بعون قرآن میں چھپے ہوئے ہیں۔ جو ہر ایک قسم کے ادیان فلسفیہ وغیر فلسفیہ کو مقہور و مغلوب کرتے ہیں۔ ان کے ظہور کا زمانہ یہی تھا کیونکہ وہ بجز تحریک پیش آمدہ کے ظاہر نہیں ہو سکتے تھے۔ سو اب مخالفانہ حملے جو نئے فلسفہ کی طرف سے ہوئے تو ان معارف کے ظاہر ہونے کا وقت آگیا اور ممکن نہیں تھا کہ بغیر اس کے وہ معارف ظاہر ہوں۔ اسلام تمام ادیان باطلہ پر فتح پا سکے کیونکہ سیفی فتح کوئی چیز نہیں اور چند روزہ اقبال کے دور ہونے سے وہ فتح بھی معدوم ہو جاتی ہے۔ سچی اور حقیقی فتح وہ ہے جو معارف اور دقائق اور کامل صداقتوں کے لشکر کے ساتھ حاصل ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کے حاملین کا مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اکرموا حملۃ القرآن فمن اکرمھم فقد اکرمنی۔

(فردوس دیلمی بحوالہ جامع الصغیر سیوطی صفحہ)

قرآن پھیلانے والوں کی عزت کرو۔ جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی

حضرت مسیح موعود قرآنی تعلیم کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے اور انسانی آداب اور حواس ان کو عطا کیے جائیں اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق کاملہ کے درجہ تک پہنچایا جائے اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے ان کو اٹھا کر محبت الٰہی کے مرتبہ تک پہنچایا جائے اور یہ کہ قرب اور رضا اور معیت اور فنا اور محویت کے مقام ان کو عطا ہوں۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی تعلیم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

(ترمذی۔ فضائل القرآن)

کہ تم میں سے سب سے بہتر اور فضیلت والا وہ شخص ہے۔ جس نے قرآن سیکھا اور سکھو کہ دوسروں کو سکھایا فرمایا جس کے سینہ میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں یعنی جس کو قرآن کا کوئی حصہ یاد نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

(ترمذی فضائل القرآن)

آپ نے فرمایا:۔

"تم کسی کے پاس مال کی کثرت دیکھ کر رشک نہ کرو اور نہ ہی کسی اور چیز کی فراوانی تمہیں رشک کی طرف ترغیب دے۔ رشک تو اس شخص پر کرنا چاہیئے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ انسان اس کی تلاوت میں مشغول رہے۔"

(مسلم باب فضل ما یقوم بالقرآن ویعلمہ)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

"قرآن پاک کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ مدارج تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳)

"قرآن تقویٰ کی ایک ہی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے اگر انسان تقویٰ کو اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سعدی کہتا ہے ؎

کلید در دوزخ است این نماز
کہ در چشم مردم گذاری نماز"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۹)

آپ نے مزید فرمایا کہ جن لوگوں کو ساری عمر تعلموا الغیب نہ ہو ان کی نماز کیا ہے فرماتے ہیں کہ:۔

"ہم ہرگز یہ فتویٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جائے اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے۔ بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جائیں دوسرے جو اپنی حاجات وغیرہ ہیں ماثورہ دعا کے علاوہ صرف اپنی زبان میں مانگی جاویں۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۶۷-۳۶۸)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں جو شخص اپنے آپ کو تعلیم القرآن کا پورا پابند کر لیتا ہے اس کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"جو شخص پوری نیکی کرتا ہے اور اس کو ادھورا اور ناقص نہیں چھوڑتا اور تعلیم القرآن کا پورا پابند اپنے آپ کو بنا لیتا ہے وہ یقیناً ولی اور ابدال ہوتا ہے۔ جو چاہے بن سکتا ہے ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے واسطے بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے اور دعا کی تعلیم ہی قرآن شریف کی تعلیم ہے جس کے لئے جا بجا ہدایت کی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۸۳)

آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف ہر انسانی ضرورت کے لئے قانون پیش کرتا ہے جس سے قرآن شریف کی عظمت ثابت ہوتی ہے کہ انسان کی کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کا پہلے سے ہی اس نے قانون نہ بنا دیا ہو۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۳۱)

فرمایا:۔

"یہ وہ عظیم حربہ ہے جس کے سامنے کسی باطل کو قائم رہنے کی ہمت ہی نہیں ہو سکتی۔ یہ آسمانی ہتھیار ہے جو کبھی کند نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات۔ جلد ۵ صفحہ ۲۷)

اس آسمانی ہتھیار اور قانون سے ہم اسی وقت واقف ہو سکیں گے جب ہم اس کا مطالعہ کریں اور اس ہتھیار کو استعمال کرنے کی کوشش کریں۔ اگر قرآن پاک کو الماریوں میں بند کر کے رکھ دیں اور کبھی اس کو کھول کر دیکھنے کی بھی کوشش نہ کریں اور اپنے بچوں کو لوگوں کے سامنے لے کر آئیں اور کہیں کہ دیکھو فر فر انگریزی نظمیں سناتا ہے مگر جب قرآن اور کلمہ کے متعلق سنیں تو لاعلمی کا اظہار کریں تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ مدرسوں کو دیکھیں۔ سکولز اور کالجز کا ماحول دیکھیں تو وہاں بھی نفرت پھیلانے کے مختلف طریقے ایجاد کئے گئے ہیں۔ مگر بہتر رنگ میں قرآن پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں۔ ہمیں ان حالات کو دیکھ کر مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ کمر ہمت باندھ لینی چاہیئے کہ ہم نے ضرور قرآن پاک کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اس کی تعلیم کو سیکھنا ہے اور اس کے تمام احکام کو سمجھ کر دوسروں کو بھی عمل کروانا ہے۔ اس اہم نکتہ کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (اللہ آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں:۔

"تمام احمدی جماعتیں اس بات کا انتظام کریں کہ ہر احمدی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے اور اس پر عمل کرے۔"

قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کے طریق کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے نہایت احسن پیرائے میں یوں وضاحت فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم ایک روحانی غذا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تیار کی ہے لیکن جس طرح غذا کی کئی شکلیں ہیں مثلاً آٹے سے کبھی پراٹھے تیار کئے جاتے ہیں۔ کبھی پھلکے۔ کبھی تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اس طرح قرآنی غذا بھی کئی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہے کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں یہ غذا روزہ کی شکل اختیار کر گئی۔ کہیں حج کی شکل اختیار کر گئی۔ کہیں زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی۔ گویا کہیں یہ پراٹھا بن گئی کہیں یہ پنجیری بن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئی۔ کہیں گلگلے بن گئی مگر ہے وہی چیز۔ لیکن اُن چیزوں کا صرف بن جانا کافی نہیں۔ جب تک انھیں چبائیں نہیں۔ انہیں نگلیں نہیں۔ جب یہ غذا معدے اور انتڑیوں کے دورے سے نہ نکلے۔ اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں نے ذہنی جگالی کی ایک اصطلاح بنائی ہے۔ یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اسے چباتا ہے کیونکہ اس کے معدے میں اتنا سامان نہیں ہوتا کہ وہ چارہ کو ہضم کرے اور کیونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے کیونکہ ایک جانور ۲۴ گھنٹے تک خوراک جنگل میں ہی کھا سکتا ہے لیکن جب کھرلی پر آتا ہے تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے اور اسے خوب چباتا ہے۔ پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے۔ اسی طرح روحانی جگالی کی کیفیت ہے۔ جو شخص قرآن پڑھ لیتا ہے یا اس کی تلاوت کر لیتا ہے۔ قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے۔ یا انسان کوئی لقمہ منہ میں ڈال لیتا ہے۔ لیکن اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور انہیں چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش ہو جائے گی۔ دست آنے لگ جائیں گے۔ یا قے آ جائے گی اور روٹی باہر نکل جائے گی۔ یہی حال روحانی غذا کا ہے جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے یہودیوں کی مثال اس گدھے سے دی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں جو لوگ ذہنی جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے اور اسی وجہ سے اُس سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے اُسے ان مراتب سے گزارا جائے۔ جس سے اس کے مضامین ہضم ہو جائیں۔ جب تک اسے ان مراتب میں گزارا نہیں جائے گا۔ وہ ہضم نہیں ہوگا۔ پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔"

(تفسیر کبیر زیر آیت اتل ما اوحی الیک از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

آپ نے قرآن پاک کی تعلیم کو پھیلانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک دفعہ صدر انجمن احمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ چار پانچ حفاظ مقرر کرے جن کا کام یہ ہو کہ وہ مساجد میں نمازیں پڑھائیں اور لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھائیں۔ اس طرح پر جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے ان کو ترجمہ پڑھائیں اگر صبح و شام دو وقتوں میں قرآن مجید پڑھاتے رہیں تو قرآن کریم کی تعلیم بھی عام ہو جائے گی اور یہاں مجلس میں بھی جب کوئی ضرورت پیش آئے گی تو ان سے کام لیا جا سکے گا۔ بہرحال قرآن کریم کی تعلیم کا چرچا عام کرنے کے لئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے۔ انجمن کو چاہیئے کہ وہ انھیں اتنا کافی گذارا دے کہ جس سے وہ شریفانہ طور پر گزارا کر سکیں پہلے دو چار آدمی رکھ لئے جائیں پھر رفتہ رفتہ اس تعداد کو بڑھایا جائے۔ حفاظ نہ ہونے کا یہ بھی نقصان ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو تراویح پڑھانے والے نہیں ملتے اور باہر سے بلانے پڑتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قاری ہوں تو اور بھی اچھی بات ہے کیونکہ غیر قاری سے قرآن حفظ کرانے میں نقص رہ جاتے ہیں۔" (تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بعد نماز مغرب ۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء)

اسی طرح آپ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو جماعتی ترقی کے لئے چند ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"اب پھر میں دوستوں کو ان تحریکات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک تحریک تو یہ ہے کہ ہر جگہ قرآن مجید کے درس جاری کئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن مجید کا ترجمہ جانتا ہو۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کا یہ کام ہے کہ وہ جماعت کی نگرانی رکھیں اور دیکھیں کہ ان میں سے کون کون قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتے۔ پھر جو لوگ ایسے ہوں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا جائے اور اس بارے میں اس قدر تعہد سے کام لیا جائے کہ جماعت کا کوئی ایک فرد ایسا نہ رہے جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتا ہو اور جو لوگ قرآن مجید کا ترجمہ جانتے ہیں ان کے متعلق کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں دوسرے علوم سے واقفیت پیدا ہو۔"

آپ نے اشاعت قرآن کے لئے لوکل انجمن اور محکمہ تعلیم کو بھی توجہ دلائی اور چند قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔ فرمایا:۔

"ہر لوکل انجمن اور محکمہ تعلیم کو یہ حکم دیا کہ اس بات کا انتظام کرے۔ ہر گھر میں دیکھا جائے کہ آیا اس میں ترجمۃ القرآن کریم ہے یا پھر گھر والوں کو کہا جائے کہ وہ ترجمۃ القرآن پڑھنے کی عادت ڈالیں اور جو شخص بالکل نہیں پڑھ سکتا اسے مجبور کیا جائے کہ وہ کسی دوسرے سے پڑھے۔ یورپ میں یہ سہولت ہے کہ ہر گھر میں اول تو مرد اور عورت دونوں قرآن کا ترجمہ جانتے ہیں۔ ورنہ بیوی نہیں تو خاوند پڑھنا جانتا ہے۔ خاوند نہیں جانتا تو بیوی جانتی ہے۔ اگر دونوں نہیں جانتے تو پھر کوئی نہ کوئی لڑکا یا لڑکی جانتی ہے۔ ہزاروں ہزار گھروں میں سے شاید کوئی گھر ہو جس میں کوئی ترجمہ پڑھنے والا نہ ہو۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ربوہ میں سب لوگ آسانی کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ نہ پڑھ سکیں۔ عید الفطر اور بعض دوسری تقاریب پر غرباء کو کپڑے وغیرہ کے لئے روپیہ دیا جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ انہیں قرآن کریم خرید کر نہ دیا جائے۔ آخر ہر سال ہزاروں ہزار غربا کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر انہیں خود احساس نہیں تو اسی مدد سے قرآن کریم باترجمہ خرید کر دینے کے لئے کچھ رقم کاٹ لو اور اس سے انہیں قرآن کریم خرید کر دو۔ اگر اس کے نتیجہ میں انہیں اخراجات میں تنگی محسوس ہو تو اس کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوگی۔ پس ہر گھر کی نگرانی کرو اور ان سے کہو کہ وہ ترجمۃ القرآن پڑھیں۔ اگر ایسا کرنے لگ جاؤ تو یقیناً تم اپنے عمل میں بھی تغیر محسوس کرو گے۔ پس ترجمۃ القرآن ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ پھر ہر شخص کو عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ ترجمہ پڑھے یا سنے۔ جب کوئی شخص ترجمہ پڑھے گا تو وہ عربی زبان کے معنی سیکھنے کی کوشش بھی کریگا اس طرح اس کی تعلیم مکمل ہو جائے گی۔"

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۱۳ نومبر ۱۹۵۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"تعلیم القرآن کا مقصد یہ ہے کہ ہر جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔ نیز جو قرآن ناظرہ پڑھے ہوئے ہیں یا اس دوران ناظرہ پڑھنے کے قابل ہو جائیں وہ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں۔ پھر قرآنی علوم و معارف سے آگاہ ہو کر قرآنی انوار سے اپنے سینوں کو منور کریں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقف عارضی کے اولین فرض قرآن سیکھ کر دوسروں کو سکھانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"میں دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے اس کے متعلق پہلے بھی میں نے جماعت کو متوجہ کیا تھا اور سب جگہوں پر قرآن کریم کے سیکھنے سکھانے کا انتظام انفرادی طور پر بھی اور خاندانی اور جماعتی طور پر کیا گیا۔ بہت سی جگہوں پر بہت بڑے خوشکن نتائج بھی نکلے۔ لیکن ابھی ہم نے اس اہم مقصد کے حصول کی طرف وہ توجہ نہیں دی جو بحیثیت جماعت ہمیں دینی چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ انفرادی اور جماعتی طور پر ہمیشہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئی۔ بی۔ اے میں داخلے

انٹر آرٹس/سائنس/کامرس کے امیدواروں

کے لئے ایم۔ بی۔ اے کے حصول میں

بی۔ بی۔ اے (آنرز) میں داخلے

انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن۔ یونیورسٹی آف کراچی کے ۳ سالہ بی۔ بی۔ اے (آنرز) پروگرام میں داخلے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست فارم آئی۔ بی۔ اے یونیورسٹی کیمپس سے ۱۰۰/- روپے (ناقابل واپسی) جن میں پروگرام اناؤنسمنٹ، سمپل ٹسٹ اور مکمل شماریاتی تجزیہ کے ساتھ مارکس شیٹ اور داخلہ پالیسی کی قیمت شامل ہے) ادا کرکے صبح ۹ بجے سے دوپہر ایک بجے کے درمیان ۲۸ اگست سے ۵ ستمبر ۱۹۸۴ء تک کسی بھی کام والے دن حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

وہ امیدوار جو انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں انہیں عارضی طور پر داخلہ دیا جائے گا بشرطیکہ وہ امتحان پاس کرلیں۔ ایسے امیدواروں کو فرسٹ ایئر کے امتحان کی اصل مارکس شیٹ لازمی پیش کرنا ہوگی۔ ایسے امیدواروں کا عارضی داخلہ اس صورت میں کہ ان کے امتحان کے نتیجہ کا اعلان ۳۱ دسمبر ۱۹۸۴ء سے پہلے نہیں کیا گیا تو منسوخ کردیا جائے گا

بی۔ بی۔ اے (آنرز) پروگرام اس حقیقت کو ذہن میں رکھ کر پیش کیا گیا تھا کہ طلباء عام طور سے اپنے پیشے کا انتخاب انٹرمیڈیٹ امتحان میں شرکت کے بعد کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے تعلیم کے وہ تمام شعبہ جات جن کی طرف وہ انٹرمیڈیٹ امتحان پاس کرلینے کے بعد جاتے ہیں ان میں پہلے ہی گنجائش ختم ہوچکی ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کو بہت کم ملازمتوں کے مواقع اور قلیل تنخواہیں میسر ہوتی ہیں یہ ایک طرح سے قومی وسائل کا ضیاع بھی ہے۔

بی۔ بی۔ اے (آنرز) پروگرام ایک وسیع بنیاد رکھنے والا پروگرام ہے جس کا مقصد طالب علم کی شخصیت کو ترقی دینا اور پاکستان کی معیشت کی ضروریات پوری کرنا ہے چونکہ کاروباری منتظمین کا سابقہ افراد، مشین اور سرمایہ سے پڑتا ہے۔ اس لئے بی۔ بی۔ اے (آنرز) پروگرام میں جو کہ بنیادی طور پر بزنس ایڈمنسٹریشن کا پروگرام ہے ایسے کورس بھی شامل کئے گئے ہیں جیسے کہ سوشیالوجی۔ نفسیات متعلق انڈسٹریل انجینئرنگ، انڈسٹریل ٹیکنالوجی میتھمیٹکس، فیصلہ کرنے کا فن وغیرہ یہ کورس بزنس ایڈمنسٹریشن کے عام کورس کے علاوہ ہیں طالب علم کی شخصیت کو ترقی دینے کے لئے ایک کورس شخصیت کے انتظام کا بھی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے اس کورس میں ٹائم مینجمنٹ، سوشل ریلیشنز مینجمنٹ، ایمپلائز مینجمنٹ اور پرسنل گروننگ شامل ہے۔ اپنے تیسرے سال میں طلباء کو اپنی پسند سے انڈسٹریل مینجمنٹ، بزنس فنانس اکاؤنٹنگ مارکیٹنگ اور بینکنگ میں خصوصی مہارت حاصل کرنے کا موقع حاصل ہوگا۔ امیدوار بی۔ بی۔ اے (آنرز) آخری امتحان پاس کرلینے کے بعد ایک سال میں ایم۔ بی۔ اے مکمل کرلیں گے۔

ملازمت کے مواقع: آئی۔ بی۔ اے کے گریجویٹ پلیسمنٹ آفس کی مدد سے ملازمت کی پیشکش حاصل کرتے ہیں ڈگری مکمل کرنے سے چار ماہ قبل ہی ایک ڈائریکٹری تیار کرلی جاتی ہے جس میں ہر گریجویٹ کا ایک درجی بائیوڈاٹا ہوتا ہے۔ یہ ڈائریکٹری ان اشخاص اور اداروں کو بھیج دی جاتی ہے۔ جہاں گریجویٹوں کے ملازم رکھے جانے کے امکانات ہوں۔ ایسے اشخاص ابتدائی انٹرویو لینے کے لئے آئی۔ بی۔ اے آتے رہتے ہیں۔ ہمارے گریجویٹس کو ملنے والی ابتدائی اوسط تنخواہ دوسرے تمام علوم میں ڈگری حاصل کرنے والے افراد کے مقابلہ میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

پاکستان میں مینجمنٹ کو پیشہ ورانہ حیثیت حاصل ہونے اور مقابلہ کے رجحان میں اضافہ کی وجہ سے ان بزنس ایڈمنسٹریشن گریجویٹس کے لئے جن کی تعلیم و تربیت مناسب طور پر کی گئی ہو اور جو پیشہ ورانہ اہلیت رکھتے ہوں، ملازمت کے مواقع بڑھتے رہیں گے۔ غیر ملکی کاروباری ادارے اور پیشہ ورانہ بنیاد پر چلنے والی پاکستانی کمپنیاں ہمارے گریجویٹس کو ترجیح دیتی ہیں جس کی وجہ ہمارا وہ اعلیٰ تعلیمی معیار ہے جس کے تحت ہم طلباء کا انتخاب اور ان کی تربیت کرتے ہیں۔ ان امیدواروں کو جو آئی۔ بی۔ اے میں داخلہ لینا چاہتے ہیں یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ ہم ان اشخاص کو ترجیح دیتے ہیں کہ جن میں لیڈرشپ اور پہل کرنے کی صلاحیتیں ہوں اور جو زندگی میں کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کی زبردست خواہش رکھتے ہوں۔

استعداد و اہلیت: انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ کا طریقہ کار، نصاب، تعلیم کے طریقے اور نظام امتحان نے اسے پاکستان کے تعلیمی اداروں میں ایک منفرد حیثیت دے دی ہے۔ داخلے سختی کے ساتھ اہلیت کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔ میرٹ فارمولا پر عمل درآمد ثابت کرنے کی غرض سے آئی۔ بی۔ اے ان امیدواروں یا ان کے والدین کو جوابات کی کتابیں دکھا دیتا ہے جو ایسی خواہش ظاہر کرتے ہیں

نظم و ضبط اور پابندیٔ اوقات: آئی۔ بی۔ اے کی ایک اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ نصابی کیلنڈر پر سختی سے عمل کرتا ہے۔ طلباء کو اس کیلنڈر کا علم نیا سمسٹر شروع ہونے سے کم از کم چھ ماہ قبل ہو جاتا ہے سمسٹر شروع ہونے کے پہلے ہی دن طلباء کو ایک تفصیلی پروگرام دے دیا جاتا ہے۔ طلباء سے کلاسوں میں حاضری اور دیئے ہوئے نصابی کاموں کو پورا کرنے کے معاملات میں سختی سے پابندی کرائی جاتی ہے۔ گزشتہ چھ سالوں کے دوران آئی۔ بی۔ اے کبھی بند نہیں ہوا اور امتحانات کبھی ملتوی نہیں کئے گئے۔ خواہ ملکی حالات خراب رہے ہوں یا سیاسی ہنگامے احتجاجات اور بلوے ہوتے رہے ہوں طلباء کو پورے سمسٹر کے دوران امتحانات کے مراحل سے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ امتحانات کوئز، ٹرم رپورٹ، ماہانہ ٹیسٹ، اندرون کلاس مباحثوں میں شرکت کے ذریعہ لئے جاتے ہیں۔ اور طلباء کو پورے سمسٹر میں ایک یا دو امتحانات دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا جاتا۔ انسٹی ٹیوٹ اپنے طلباء کو ہاسٹل۔ لائبریری وغیرہ کی بہترین سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ اس ادارے کی دو لائبریریاں پاکستان میں بزنس ایڈمنسٹریشن سے متعلق کتابوں اور پاکستانی نیز بین الاقوامی جرائد کے سب سے بڑے ذخیرہ پر مشتمل ہیں۔

داخلہ ٹیسٹ: اگلا سمسٹر ۳ نومبر ۱۹۸۴ء سے شروع ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند درخواست دہندگان کو بروز جمعہ ۱۴ ستمبر ۱۹۸۴ء آئی۔ بی۔ اے سٹی کیمپس گارڈن روڈ میں رجحان کا ٹیسٹ دینا ہوگا۔ اس تحریری ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کو انٹرویو وغیرہ پر مشتمل مزید مراحل سے گزرنا ہوگا۔

دیگر معلومات: (۱) تمام امیدواروں کے لئے لازم ہے کہ درخواست فارم حاصل کرنے کے لئے پاسپورٹ سائز کے اپنے دو حالیہ فوٹو ساتھ لائیں۔ فوٹو کے بغیر اور مقررہ تاریخوں کے بعد کوئی فارم جاری یا قبول نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ درخواست فارم ۲۸ اگست اور ۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کے دوران حاصل کرلئے جائیں اور مکمل کئے ہوئے فارم آئی۔ بی۔ اے یونیورسٹی کیمپس میں صبح ۹ بجے سے دوپہر ایک بجے کے درمیان ۵ ستمبر ۱۹۸۴ء تک لازمی طور پر داخل کردیئے جائیں۔

۳۔ جو امیدوار آخری تاریخ تک درخواست فارم داخل نہیں کریں گے یا ایسے ایڈمٹ کارڈ کے بغیر جس کی درخواست فارم داخل کرتے وقت مناسب طور پر تصدیق نہ کی جاچکی ہو رجحان کا ٹیسٹ دینے کے لئے آئیں گے۔ ان کو ٹیسٹ میں شرکت نہیں کرنے دی جائے گی۔ خواہ وہ کوئی بھی عذر، بشمول ایڈمٹ کارڈ کی گمشدگی، پیش کریں۔ ڈپلیکیٹ فارم یا کارڈ جاری نہیں کیا جاتا ہے۔

۴۔ ضرورت اور اہلیت کی بنیاد پر طلباء کو مالی امداد (زیادہ سے زیادہ پانچ سو روپیہ ماہوار) دی جاتی ہے۔ طلباء کے لئے مناسب معاوضہ پر ہاسٹل کی بہترین سہولت میسر ہے۔

(انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن یونیورسٹی آف کراچی)

(بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی ۲۰ اگست ۸۴ء)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

-• بدرفیق کو چھوڑنا بھی ضروری ہے۔

"جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بداثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

-• امور معروفہ میں والدین کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔

"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

-• رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تاکید۔

"جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

-• ہمسایوں سے حسن سلوک کی تاکید۔

"جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنےٰ سے ادنےٰ ضرر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۹-۴۰)

— (نظارت اصلاح و ارشاد) —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

اُس کی طرف وجد کے ساتھ دوڑتے ہیں اور اپنے عشق کے مناسک اور اپنی محبت کا طواف پورا کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن کو اس دنیا میں اور آخرت میں ذلیل نہیں کیا جاتا۔ وہ عزت اور بلندی کے محلوں میں رہیں گے..... اُن کی پیشانیوں کا نور دیکھنے والوں کے لئے چمکتا ہے۔ اُنہوں نے دُنیا کی عورت اور اس کی زینت کو رخصت کر دیا اور آخرت کو پسند کر لیا اور اُس کی سکینت کو چکھ لیا اور اپنی خواہشات کو ترک کر کے اللہ کے ساتھ آرام یافتہ ہو گئے اور اللہ کے حضور گر گئے اور اُس کی طرف منقطع ہو کر بھاگے۔ اُنہوں نے دُنیا کے موٹے کپڑے اور تھوڑی سی سبزی کے ساتھ قناعت کی۔ پس اُن کی روحوں کو برق کی طرح کپڑے اور لطیف غذا دی گئی اور اُن کی طرف لوٹایا گیا جو اُنہوں نے خدا کے لئے ترک کیا تھا۔ اللہ مخلصین کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ اور اللہ نے اُن کی طرف نظر کی اور اُن کو طیّب اور پاک پایا اور دیکھا کہ وہ اُس کو باقی سب پر مقدم کرتے ہیں۔ پس اُس نے بھی اُن کو باقیوں سے چُن لیا اور اُس نے دیکھا کہ وہ اُس کے لئے ہو گئے ہیں پس وہ بھی اُن کے لئے ہو گیا اور اُن کو انوار کا مہبط بنا دیا۔ اُس کی سنّت اوّلین سے آخرین تک اسی طرح سے جاری ہے۔ اور کتنے گڑھے ہیں جو اُن کے لئے کھودے جاتے ہیں مگر اللہ اُن کو اپنے ہاتھ سے نکالتا ہے اور اُن کو کوئی مصیبت اس لئے نہیں آتی کہ وہ ہلاک کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا اللہ اس سے اُن کی کرامت ظاہر کرے۔ اور اُن پر کوئی آفت اس لئے نازل نہیں ہوتی کہ اُن کو تباہ کیا جائے۔ بلکہ اس لئے کہ تا اُن کا مؤیّد من اللہ ہونا ثابت کرے۔ وہ لوگ ہیں جن کو اُن کے محبوب نے خالص کر لیا ہے..... اسی طرح سے اللہ کی سُنّت مخلوق میں جاری ہے۔ جب وہ اللہ کی طرف پورے زور سے رجوع کرتے ہیں تو اُن کی دُعا سُنی جاتی ہے اور جب وہ فتح مانگتے ہیں تو ہر ایک ظالم اور بخیل تباہ ہو جاتا ہے وہ اللہ کی چادر کے نیچے رہتے ہیں۔ تو اُن کو زندہ سمجھتا ہے اور وہ فانیوں میں سے ہیں..... اگر اُن کا وجود نہ ہوتا تو زمین بگڑ جاتی اور اُس کے تمام لوگ بھی۔" (ترجمہ از عربی "الاستفتاء" صفحہ ۳۰-۳۱)

ولادت

مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۸۴ء عزیزم منیر احمد صاحب نجیب سکنہ رام گڑھ مغل پورہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام عثمان احمد مجیب تجویز ہوا ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر اور صحت مند رکھے اور خادم دین بنائے۔ نومولود عزیزم ملک بشیر احمد صاحب کا پوتا اور شیخ عبدالسلام صاحب کا نواسہ ہے۔

(حبیب الرحمٰن ملک ۔ دارالبرکات ربوہ)

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت ہے

ایسے مخلص احمدی جو خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید جماعتوں میں دینی تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور صحت اچھی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔

ایسے تمام احباب مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۱۵ ستمبر تک وقف جدید کو ارسال فرمائیں۔ درخواست آنے پر انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائیگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

تقریبِ شادی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ کوثر پروین صاحبہ کا نکاح عزیزم الحاج مبارک احمد صاحب ناصر ابن مکرم میاں رحیم بخش صاحب مرحوم احمد نگر کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۱۱ اگست ۸۴ء بعد نماز عصر البیت المہدی گول بازار ربوہ میں پڑھا اور مورخہ ۱۶ اگست ۸۴ء خاکسار کے مکان واقع دارالعلوم جنوبی ربوہ میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ محترم مولانا محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت بنائے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ (آمین)

(محمود احمد ۵/۴ دارالعلوم جنوبی۔ ربوہ)

خصوصی اعلان برائے دُعا

میرے ایک غیر از جماعت نہایت معزز اور مخلص دوست کی کچھ پریشانی تو دوستوں کی دعاؤں سے دور ہو گئی ہے اب ان کی بیوی بعض دماغی عوارض کیوجہ سے زیادہ بیمار ہو گئی ہے جس سے ان کے بچوں کی تربیت پر بہت بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ دوستوں کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

(ملک عبدالوحید سلیم سیکرٹری ضیافت ورشپ ناظر علوم ربوہ)

اکسیر گلٹی پستان
(دودھیل جانوروں کیلئے)
ایک ہفتہ کا کورس قیمت ۲۱/- روپے، تفصیلات کیلئے
کیور ویٹو ویٹرنری گائیڈ ملاحظہ فرمائیں
کیور ویٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔
ہیڈ آفس ربوہ ☎ فون ۶۰۶/۶۰۷

اجباب کے اصرار پر
لمبے انتظار کے بعد اب پھر آپ کا اپنا تحفہ
"نور کاجل"
تیار ہو گیا ہے۔ خریدتے وقت خورشید یونانی دواخانہ کا لیبل دیکھ لیں۔ ملتے جلتے ناموں سے ہوشیار رہیں۔ (مینجر)
(خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ)

نادر موقع
سیل سیل سیل
بچوں کے ریڈی میڈ ملبوسات میں حیرت انگیز کمی
صرف عید کے ایام تک کلیرنس سیل
جنہیں سے فائدہ اٹھائیں
ہینڈ بیگ۔ منیاری، ہوزری اور کراکری کی اشیاء ارزاں داموں پر دستیاب
وقاص جنرل سٹور
رحمت بازار ربوہ